

اشاعت نمبر 3، مضمون نمبر 2

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بموقع عرس حضور مجاہد ملت

حضور مجاہد ملت کی مجاہدانہ زندگی

از

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

مکتبہ النور

پوہے خوشالپور، سکندرہ، ضلع جموئی (بہار)

حضور مجاہد ملت کی مجاہدانہ زندگی

اللہ رب العزت اپنے پاکیزہ کلام قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔
ترجمہ: اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔
ڈاکٹر اقبال نے کہا:

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی

سراج السالکین، سید العارفین، فاتح عرب و عجم، مجاہد ملت حضرت علامہ و مولانا الحاج الشاہ حبیب الرحمن قادری عباسی علیہ الرحمۃ والرضوان کی سوانح حیات کا مطالعہ کیجیے، ان کی بے باکی اور بے خوفی پر انہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ پائیں گے۔ کبھی فرنگی حکومت کے سامنے سینہ تان کر کھڑے نظر آئیں گے تو کبھی حکومت کی جانب سے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف آوازِ عدل و انصاف بن شیر نر کی دھاڑتے، کبھی ظالم عجمی حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرتے ہوئے نظر آئیں گے تو کبھی میدانِ مناظرہ میں گستاخانِ رسول کے دلائل کی دھجیاں اڑاتے، نہ انھیں جیل کی سلاخوں کا کوئی ڈر تھانہ ہاتھوں میں بیڑیوں کے بار کا کوئی غم، دنیا کے کسی بادشاہ، حاکم، سردار یا حکومت سے ہرگز خوف زدہ نہ ہوتے، ڈرتے تو صرف اپنے خالق و مالک سے ڈرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ عبد القدیر بدایونی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "ہمارا اور مولانا حبیب الرحمن کا یہ فرق ہے کہ ہم لوگ سب سے ڈرتے ہیں خدا سے نہیں ڈرتے اور مولانا حبیب الرحمن کسی سے نہیں ڈرتے صرف خدا سے ڈرتے ہیں۔"

(مختصر حیات مجاہد ملت، ص 82)

ایسا نہ تھا کہ معاذ اللہ آپ مغرور و متکبر تھے، حاشا و کلاہر گز ایسا نہ تھا بلکہ آپ انتہائی متواضع اور منکسر المزاج تھے، تقریر و تحریر ہر دو جگہ اپنے لئے "فقیر" کا لفظ استعمال فرماتے، دراصل بات یہ تھی کہ

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حق گوئی اور بے باکی ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ کو متعدد مرتبہ جیل جانا پڑا، جب باطل طاقتوں اور ظالم حکمرانوں سے جواب نہ بن پڑتا تو آپ کو جیل بھیج دیا جاتا۔ چنانچہ آپ ملک و بیرون ملک کے متعدد جیلوں میں قید و بند میں رہے۔

1937ء میں انگریزوں کے نافذ کردہ ظالمانہ واٹر ٹیکس کے خلاف کاشت کاروں کے ساتھ مل کر آپ نے آواز بلند کی تو ظالموں نے آپ کو بھدرک جیل میں بھیج دیا

(مختصر حیات مجاہد ملت، ص 39)

1956ء میں تبلیغ سیرت کے ضلعی اجلاس میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و ستم، اور فرقہ وارانہ فسادات کے پیش نظر حکومت کے خلاف حقیقت پر مبنی انتہائی شعلہ بار تقریر فرمائی۔ اس حق گوئی کے جرم میں آپ کو غازی پور جیل میں قید کر دیا گیا، اسی سال آپ سلطان پور جیل میں بھی مقید ہوئے

(ایضاً، ص 43، 42)

1967ء میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت گرفتار کر کے برہم پور جیل بھیج دیا گیا۔

(ایضاً، ص 50)

حق گوئی کے جرم میں آپ کو بے حد ستایا گیا، تکلیفیں دی گئیں لیکن آپ کی حق گوئی اور بے باکی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا۔ سعودی کی نجدی حکومت نے بھی آپ پر ظلم ستم کیا، نجدیوں نے اپنے اختیارات کا دھونس جما کر آپ سے اپنی اقتدار کو انا چاہا لیکن ناکام رہے چنانچہ 1386ھ / 1967ء میں جب آپ نے ادائیگی جج کے بعد محرم الحرام 1387ھ کو مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے، بلکہ ہر نماز کی علیحدہ جماعت قائم فرماتے تھے، کسی کی شکایت پر رئیس المحکم شیخ عبدالعزیز بن صالح نے طلب کیا جو حرم نبوی شریف میں خطیب و امام تھے۔

نجدی قاضی اور رئیس المحکم کے سامنے آپ نے جو جرات و بہادری اور بے باکی کا مظاہرہ پیش کیا وہ آپ ہی کا حصہ تھا، ہر سوال کا جواب انتہائی دلیری سے دیا

مباحثہ ملاحظہ فرمائیں:

رئیس المحاکم: کیا آپ ہندوستان سے آئے ہیں؟

مجاہد ملت: ہاں میں ہندوستان سے آیا ہوں۔

رئیس المحاکم: آپ عالم ہیں اور ہم علماء سے مل کر بہت خوش ہوتے ہیں، آپ سے ملاقات ہمارے لئے باعث سعادت ہے۔ کیا آج آپ تاخیر سے حرم پہنچے، اس لئے بعد میں جماعت کرائی؟

مجاہد ملت: ہاں ایسا بھی ہے، مگر اس کے علاوہ اور بھی اسباب ہیں۔

رئیس المحاکم: اور کیا اسباب ہیں؟

(اتنے میں ایک اہل کار سیدی مجاہد ملت کے سامنے چائے رکھ دیتا ہے)

رئیس المحاکم: یا شیخ چائے پیجئے۔

مجاہد ملت: انکار تو اس لئے نہیں کر سکتا کہ اس میں مدینہ طیبہ کا پانی ہے اور پیتا اس لئے نہیں ہوں کہ نجدی پیش کر رہا ہے

رئیس المحاکم: ٹھیک ہے تو اور کیا اسباب ہیں؟

مجاہد ملت: آپ لوگ نماز میں لاوڈا سپیکر استعمال کرتے ہو، ہم ناجائز سمجھتے ہیں۔

رئیس المحاکم: یہ اختلاف تو معروف ہے، کیا اس کے علاوہ کوئی اور بھی وجہ ہے؟

مجاہد ملت: آپ کے اکثر آئمہ کی داڑھیاں چھوٹی ہیں اور امام نماز میں شال کندھوں پر لٹکائے رکھتا ہے اور یہ مکروہ تحریمی ہے۔

رئیس المحاکم: یہاں داڑھیاں اللہ کی طرف سے ایسی ہی ہیں، کیا آپ نے ہمارے کسی امام کو داڑھی کتراتے ہوئے دیکھا ہے؟ اور شال لٹکانا

معمولی اختلاف ہے اور کیا وجہ ہے؟

مجاہد ملت: ہم انبیاء اور اولیاء سے توسل حاصل کرتے ہیں، یا غوث یار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہنے والے ہیں اور تم لوگ ہمیں

مشرک ٹھہراتے ہو، تمہارے نزدیک جب ہم مشرک ٹھہرے تو تمہارے پیچھے ہماری نماز کیسے ہوگی؟ جبکہ علمائے نجد کے عقائد اہلسنت کے مخالف ہیں

۔ اور حضرت علامہ ابن عابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہابیہ کو خارجی قرار دیا ہے نیز حاشیہ رد المحتار میں علمائے نجد کا عقیدہ لکھا ہے کہ صرف وہی مسلمان

ہیں، جو ان کے عقائد کے مخالف ہیں وہ سب مشرک ہیں۔

رئیس المحاکم: توسل تو وجہ نہیں ہے، کوئی اور سبب ہوگا؟ یا غوث یار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہنا توسل تو نہیں ہے۔

مجاہد ملت: توسل نہ سہی، استمداد ہے۔

رئیس المحاکم: کیا تمہارے عقائد میں استمداد اور ندا غیر اللہ جائز ہے؟

مجاہد ملت: ہاں، اسی لئے تو ہم یا غوث یار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پکارتے ہیں۔

رئیس المحاکم: یہی تو شرک ہے اور شرک کیا ہوتا ہے، ایام جاہلیت میں مشرکین کا بھی تو یہی طریقہ تھا۔

مجاہد ملت: اگر غیر اللہ کی ندا مطلقاً شرک ہو تو "یا زید" کہنے والا مشرک ہو جائے گا کیوں کہ زید بھی غیر اللہ ہے۔

رئیس المحاکم: پھر وہ کون سی ندا ہے جو شرک ہوگی؟

مجاہد ملت: کسی کو معبود جان کر ندا کرنا۔

رئیس المحاکم: لانعبدهم الا لیقربونا الی اللہ زلفاً

(ہم تو انہیں صرف اتنی ہی بات کے لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں)

مجاہد ملت: اس میں غیر اللہ کی عبادت کا بیان ہے، اور عبادت غیر اللہ کو ہم بھی شرک سمجھتے ہیں، اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والا مشرک ہے

، مرتد ہے، بلکہ ہمارے نزدیک جو اس عقیدے پر پوری طرح خبر رکھتا ہو اور پھر بھی اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

رئیس المحاکم: جن کو تم نہ دیتے ہو وہ تو مر کر ختم ہو گئے، ان کو نہ کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہو گا؟
مجاہد ملت: کیا موت کے یہ معنی ہے کہ روح بھی فنا ہو گئی، اگر روح بھی فنا ہو جائے گی تو پھر ہمیشہ ہمیشہ کا ثواب اور ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب کیسے اور کس کو ہو گا، روح تو یقیناً مری ہی نہیں ہے۔

رئیس المحاکم: مگر تم لوگ تو دور سے پکارتے ہو، یہ کیسا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟
مجاہد ملت: دور کا معنی تو یہ ہے کہ ہمارا جسم یہاں سے ایک ہزار یا دو ہزار میل دور ہے، یہ تو جسد کی دوری ہے، اس دوری سے روح کو کیا تعلق؟
روح کے لئے کوئی دوری نہیں، اس لئے کہ روح عالم امر سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي (تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے)
عالم ارواح کو عالم اجسام پر قیاس کرنا جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں یہ قیاس مع الفارق ہے۔
کیا بتا سکتے ہو کہ علت مشترکہ کیا ہے؟

رئیس المحاکم: تم جوند کرتے ہو ان کو تمہاری مدد کرنے کی طاقت کہاں سے آئی؟
مجاہد ملت: ہم ان مقدس ہستیوں کو پکارتے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ كُنْتُ لَهُ يَدًا يَبْطِشُ بِهِ (میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے)

اللہ جس کے بارے میں یہ ارشاد فرمائے، کیا اس میں کوئی قوت نہیں، کیا یہ فرمان الہی بھی تمہارے نزدیک بیکار ہو جائے گا، معاذ اللہ، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم ان ہی ہاتھوں سے مدد طلب کرتے ہیں جنہیں اللہ نے اپنی قدرت سے یہ خاص قوت عطا فرمائی ہے۔
رئیس المحاکم: (اکتاہٹ کے ساتھ) یہ تو اپنے عقیدے میں اس قدر مضبوط ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ تو کیا اگر دو دن بھی اس کو سمجھتا رہوں تو یہ نہ سمجھے گا۔

مجاہد ملت: میں مانوں یا نہ مانوں دلیل پیش کرنا تمہارے ذمہ ہے، مگر تم اس پر کوئی دلیل قائم نہیں کر سکتے۔
(اس وقت بیس کے قریب افراد کمرے میں داخل ہوئے جو حلیہ سے ہندوستانی، پاکستانی نجدی معلوم ہو رہے تھے)
رئیس المحاکم: (ان لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے)، یہ مطلقاً نہ غیر اللہ کو جائز کہتا ہے، کیا مطلقاً نہ غیر اللہ ناجائز نہیں؟
(یہ سنتے ہی سب نے ہاں ہاں کہنا شروع کیا)

اللہ تعالیٰ مشرکین کے متعلق کہتا ہے "لَا نَعْبُدُهُمْ وَلَا نَدْعُوهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا اللَّهَ زُلْفًا"۔

مجاہد ملت: یہ افتراء علی اللہ ہے، قرآن کی تحریف ہے اور تمذیب بھی، بالقصد ایسا کرنا کفر اور کرنے والا کافر ہے۔
رئیس المحاکم: (یہ سنتے ہی رئیس المحاکم تلملا اٹھا، اس وقت اس کی حالت قابل دید تھی، سیدی مجاہد ملت کو مرعوب کرنے کے لئے آپ کو غضبناک نگاہوں سے گھورنے لگا، آپ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے، مجاہد ملت کی اس ضرب پر وہ جل کر رہ گیا) (اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتے ہوئے) دیکھو یہ غیر اللہ کی عبادت کو جائز کہتا ہے۔

مجاہد ملت: غیر اللہ کی عبادت کو ہم شرک کہتے ہیں، غیر اللہ کی عبادت کرنے والا کافر ہے، بلکہ جو غیر اللہ کی عبادت کرنے والے کے کفر و جہنمی ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، پہلے تو افتراء علی اللہ تھا اور اب افتراء علی العبد ہے، افتراء کرنے میں نہ تم نے اللہ کو چھوڑا نہ بندے کو۔

(رئیس الحاکم کی حالت ابتر ہو گئی تھی، زبان کنگ، حواس باختہ ہو کر مجاہد علیہ الرحمہ کو گھورتا رہا)

قاضی القضاة : او

مجاہد ملت : کیا ہے؟

قاضی القضاة : تم جانتے ہو تمہاری کس سے گفتگو ہو رہی ہے؟

مجاہد ملت : خوب جانتا ہوں کہ یہ رئیس الحاکم ہیں۔

قاضی القضاة : ان کے بڑے اختیارات ہیں۔

مجاہد ملت : ان کو تو قتل کا حکم دینے کا اختیار ہے اور ویسے بھی یہ قتل کروا سکتا ہے۔

قاضی القضاة : جیل بھی بھیج سکتے ہیں۔

مجاہد ملت : جیل بھیجنا قتل سے چھوٹی سزا ہے

قاضی القضاة : چور کی طرح باندھ کر جیل بھیج سکتا ہے۔

مجاہد ملت : یہ بھی تو قتل سے بہت کم سزا ہے اور میرے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں، میرے ساتھ متعدد مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔

قاضی القضاة : اے شیخ

مجاہد ملت : کیا کہتے ہو؟

قاضی القضاة : جس سے آپ گفتگو کر رہے ہیں جانتے ہو ان کی شخصیت کیا ہے؟

مجاہد ملت : ہاں مجھے معلوم ہے کہ یہ رئیس الحاکم ہے اور قتل کا حکم دینے کا اختیار رکھتا ہے۔

قاضی القضاة : ان کا رتبہ بہت بڑا اور حکومت کے نزدیک بڑی ہستی ہیں۔

مجاہد ملت : جب حکومت کسی کو بڑا عہدہ دیتی ہے تو اسے بڑی ہستی ہی سمجھتی ہے اگرچہ وہ گدھا ہی کیوں نہ ہو، اگر حکومت ان کو بڑی ہستی نہ سمجھتی تو رئیس الحاکم کیوں مقرر کرتی۔

قاضی القضاة : حکومت کہ یہاں ان کا بڑا وقار ہے۔

مجاہد ملت : ان کی حیثیت سے مجھے مرعوب کرنا کیسا ہے؟ جو حکومت کے نزدیک بڑا مقام والا ہو کیا اس کے لئے تحریف قرآن جائز ہو جائے گی؟ مجھ پر عائد کردہ الزام قرآن کریم سے تو ثابت نہ کر سکا اگر یہ قرآن کریم کی تحریف کر کے مجھ پر الزام عائد کرے تو کیا مجھے تسلیم کر لینا چاہیے؟

رئیس المحاکم: یہ مدینہ ہے، تمام دنیا سے لوگ یہاں آتے ہیں، مگر کسی نے اس دن تک ایسی جرات نہیں کی، جیسی تم نے جرات کی ہے۔

(اس پر سیدی مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور شکر ادا کیا) جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

افضل الجهاد كلمة الحق عند سلطان جابر

(افضل جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے)

رئیس المحاکم: اگر تو سعودی ہو تا تو میں تجھے قتل کروادیتا، تم اجنبی ہو کر مجھ سے ایسی گفتگو کر رہے ہو، اور میں تمہیں غیر ملکی ہونے کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں، میرے پاس ایران، عراق، یمن، ترکی، پاکستان، ہندوستان وغیرہ پچاس ممالک کے لوگوں نے درخواستیں بھیجی ہیں کہ بڑا فساد برپا ہونے کا خطرہ ہے۔

سیدی مجاہد ملت کی آنکھیں تر ہو گئیں، فرمایا:

مجاہد ملت: ارے ظالم دیر کس بات کی ہے، جلدی کر، میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ قادری مردوں اور مدینہ طیبہ کی مٹی نصیب ہو جائے، مگر حبیب الرحمن کے نصیب میں شہادت کہاں! کاش ایسا ہو، میری تو ان ممالک کے کسی بھی شخص کے ساتھ ایسی کوئی گفتگو نہیں ہوئی، تو فساد کیسے ہو جائے گا؟

رئیس المحاکم: گفتگو سے نہیں تمہارے جماعت کرانے کا سبب فساد ہو گا۔

مجاہد ملت: اس کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ کہ درخواست دینے والے میری جماعت کے متعلق کہتے ہیں، جبکہ حرم نبوی شریف میں کئی لوگ جماعتیں کروا رہے ہیں۔

رئیس المحاکم: نہیں ہر درخواست میں حبیب الرحمن کنگلی لکھا ہوا ہے۔ اس وجہ سے تم الگ نماز نہیں پڑھ سکتے، اگر تم الگ نماز پڑھو گے تو تمہیں تمہارے سفیر کے حوالے کر دیا جائے گا۔

مجاہد ملت: الگ نماز پڑھنے سے تمہاری کیا مراد ہے؟ کیا میں اکیلا بھی نماز نہیں پڑھ سکتا؟

قاضی القضاة: تم کو امام حرم کی اقتدا میں نماز پڑھنی ہوگی۔

مجاہد ملت: ایسا ممکن نہیں، جو بھی بد عقیدہ امام ہو گا اس کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھوں گا جب تک وہ اپنے عقیدہ فاسد سے توبہ نہ کر لے۔

قاضی القضاة: تم کو ہر صورت میں ہمارے امام کے پیچھے نماز پڑھنی ہوگی۔

مجاہد ملت: یہ رئیس المحاکم ہے، اسے قتل کا حکم دینے کا اختیار، قید کر سکتا ہے، کوڑے لگو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ تو ہو سکتا ہے مگر حبیب الرحمن سے اپنی اقتدا نہیں کر سکتا، یہ اس کے اختیار سے باہر ہے۔

قاضی القضاة: خاموش رہا۔

مجاہد ملت: (رئیس المحاکم کو مخاطب کرتے ہوئے) کیا حرم نبوی میں، میں منفرد بھی نماز نہیں پڑھ سکتا؟

رئیس المحاکم: (قدرے توقف سے) تم اکیلے تو پڑھ سکتے ہو مگر یہ اپنے ذہن میں رکھو کہ ایک دو آدمی بھی تمہارے ساتھ شریک نہ ہوں۔

مجاہد ملت: منفرد اسی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ کوئی دوسرا شامل نہ ہو۔ گفتگو ختم ہو گئی۔

(مختصر حیات مجاہد ملت، ص 62 تا 68)

جب آپ علیہ الرحمہ 1979ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو نجدیوں سے پھر مباحثہ ہوا اور ایک مختصر مباحثے کے بعد ظالموں نے آپ کو "بیر علی جیل" میں مقید کر دیا، پھر آپ کو وہاں سے "ترجیل" منتقل کر دیا گیا، وہاں سے جدہ اور کراچی ہوتے ہوئے آپ ہندوستان تشریف لائے۔

(ایضاً، ص 76)

حضور مجاہد ملت کا شمار اڑیسہ کے روساء میں ہوتا تھا، آپ علیہ الرحمہ انتہائی مالدار تھے لیکن آپ نے سادگی والی زندگی گزاری، آپ نے اپنی زندگی کو مسلمانان عالم کے ایمان اور جان و مال کے تحفظ کے لئے وقف فرمادیا تھا، جہاں کہیں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا آپ علیہ اس کے خلاف شدت کے ساتھ آواز بلند فرماتے، مسلمانوں کے جان و مال، ایمان اور اعمال کے تحفظ کی خاطر آپ علیہ الرحمہ نے دو تحریکیں قائم کی ایک کانام "آل انڈیا تبلیغ سیرت" ہے اور دوسرے کانام "خاکساران حق"۔

"خاکسار تحریک" جو پہلے سے قائم تھی، آپ نے اس کی قیادت قبول فرما کر اس کانام "خاکساران حق" رکھا اور نئے طور پر اس کے تحت کام شروع فرمایا۔

(ایضاً، ص 36، 34)

حضور مجاہد ملت ایک زندہ دل مرد خدا تھے، جہاد بالنفس، عبادت و ریاضت، کثرت ذکر و اذکار آپ کا معمول تھا۔ حضرت علامہ نظام الدین الہ آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت مجاہد ملت ہمیشہ ذکر الہی یعنی پاس انفاس میں مشغول رہتے، حضرت کی پوری زندگی پر نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ ان کی بلندی کردار کاراز ذکر الہی تھا جس نے "فی الرسول اور فنا فی اللہ" کی منزل پر فائز کر دیا تھا یہی وجہ تھی کہ نہ ان کو کوڑے کا خطرہ تھا اور نہ بیڑی کا خوف۔

(مختصر حیات مجاہد ملت، ص 83)

حضور مجاہد ملت علیہ کا مزار مبارک، دھام نگر شریف (اڑیسہ) میں ہے۔ 5، 6 جمادی الاولیٰ کو آپ علیہ الرحمہ کا عرس مبارک ہوتا ہے، عرس کہ موقع پر ایصال ثواب کیجئے اور نیکیاں حاصل کیجئے، اللہ رب العزت ہمیں بزرگان دین کا عقیدت مند بنائے۔ آمین، بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد نعمت اللہ قادری مصباحی

5 جمادی الاولیٰ 1440ھ، بمطابق 13 جنوری 2019ء

بروز اتوار

حضور مجاہد ملت کے چند اقوال

☆ اسلام ہمیشہ قربانی کو چاہتا ہے۔ ☆ کسی شئی سے تمہارا محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دے گا۔ ☆ مسلمان مکر بھی فتح یاب ہوتا ہے۔ ☆ دنیا مومن کا قید خانہ ہے، کبھی اپنی عزت کی فکر نہ کرو، ہمیشہ دین کی عزت کی فکر کرو۔ ☆ تم مصلے پر بیٹھ کر ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتے رہو، تمہارے قدموں پر دو لہتمند کا کاسہ ہو گا۔ ☆ مسلمان جس دن درست ہو جائے گا، اس دن دوسروں کو بھی درست ہونا پڑے گا۔ (مختصر حیات مجاہد ملت، ص 81)